165071 ـ كيا انبياء عليهم السلام قبر كے دبانے سے محفوظ رہنے ہيں

سوال

ميں نے ايك حديث پڑھى ہے جس ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" قبر ميت كو دباتى ہے، اگر اس سے كوئى نجات پا سكتا تو سعد بن معاذ رضى اللہ تعالى عنہ نجات پاتے "

كيا قبر كا يہ ميت كو دبانا ہر شخص كو شامل ہے جس ميں انبياء اور شہداء اور صالحين اور صديقين بھى شامل ہوتے ہيں، يا كہ اس سے بچنے كا كوئى طريقہ ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ہم سوال نمبر (131627) كے جواب ميں قبر كے ميت كو دبانے كے مسئلہ پر كلام كر چكے ہيں، وہاں ہم نے اس مسئلہ كے متعلق وارد شدہ احاديث اور اس كے مسائل بيان كيے ہيں اس ليے آپ اس كا مطالعہ كر ليں.

وہاں ہم نے يہاں كيے گئے سوال كا جواب نہيں ديا كہ آيا قبر كا يہ دبانا انبياء كو بھى شامل ہے يا نہيں ؟

اس كا جواب يہ ہے كہ:

بخصوص اس مسئلہ كے نصوص وحيہ ميں كوئى ايسا ثبوت نہيں ملتا، ليكن ہم نے بہت سارے علماء كرام كى كلام كا مطالعہ ضرور كيا ہے جو انبياء كو اس سے استثناء قرار ديتے ہيں، يہ قول اس وقت اور بھى متعين ہو جائيگا كہ:

ميت كے گناہوں كے اعتبار سے قبر كا دبانا بھى مختلف ہو گا؛ چنانچہ انبياء كرام تو كبيرہ گناہوں سے معصوم ہيں، اور اسى طرح صغيرہ گناہ پر اصرار سے بھى معصوم ہيں، اس ليے قبر كا يہ دبانا اور قبر ميں سوال و جواب سے انبياء مستثنى ہيں.

امام سيوطى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" يحيى عليہ السلام كو قبر كے دبانے كے متعلق ايك حديث بيان كى جاتى ہے، اور يہ حديث بالكل ہى انتہائى منكر ہے، اور اس كى سند معضل ہے، يہ معروف ہے كہ انبياء عليہم السلام كو قبر نہيں دباتى " انتہى

دیکھیں: شرح الصدور بشرح حال الموتی و القبور (114).

اور امام مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر کے دبانے سے کوئی شخص بھی نجات نہیں پا سکتا، نیك اور غیر نیك سب برابر ہیں، لیکن جیسا کہ مؤلف " سیوطی " نے " الخصائص " میں بیان کیا ہے کہ اس سے انبیاء علیہم السلام کو خاص کیا گیا ہے " انتہی

ماخوذ از: فیض القدیر (5 / 424).

اور مناوی رحمہ اللہ ایك دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

" لیکن حکیم ترمذی نے اس سےانبیاءاور اولیاء کو مستثنی کیا ہے؛ ان کا میلان اس طرف ہے کہ انہیں قبر نہیں دباتی اور نہ ہی ان سے سوال و جواب ہوتے ہیں "

لیکن میں کہتا ہوں کہ: انبیاء کو مستثنی کرنا تو واضح ہے لیکن اولیاء کو مستثنی قرار دینا صحیح نہیں لگتا، کیا آپ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالی عنہ کے مقام و مرتبہ کو نہیں دیکھتے لیکن اس کے باوجود قبر نے انہیں دبایا " انتہی

دیکھیں: فیض القدیر (5 / 398).

اور شیخ احمد نفراوی مالکی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" انبیاء علیہم السلام کے متعلق بعض علماء کا کہنا ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ انبیاء کو بھی قبر دباتی ہے، اور ان سے سوال ہوتا ہے، بلکہ ان کی عصمت کی بنا پر وہ اس سے مستثنی ہیں " انتہی

دیکھیں: الفواکہ الدوانی (2 / 688).

شافعی المسلك سلیمان البجیرمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قبر کا دبانا ہر ایك میت کو عام ہے چاہے وہ مکلف نہ بھی ہو تو بھی قبر اسے دبائی گی، قبر کے میت کو دبانے سے صرف انبیاء اور فاطمہ بنت اسد بچے ہیں " انتہی

دیکھیں: تحفۃ الحبیب علی شرح الخطیب (2 / 586).

اور فاطمہ بنت قیس کا استثناء سنت نبویہ کی کسی حدیث سے ثابت نہیں، بلکہ ایك موضوع یا شدید ضعیف حدیث پر

اعتماد کیا گیا جسے ابن شبہ نے اپنی کتاب " تاریخ المدینۃ " (1 / 124) میں ذکر کیا ہے.

اس حدیث کی سند میں کئی مجھول الحال راوی ہیں اور اس کی سند میں عبد اللہ بن جعفر بن المسور بن مخرمہ راوی بھی ہے جس کے بارہ میں ابن حبان کا قول ہے کہ: احادیث بیان کرنے میں بہت زیادہ وہم کا شکار تھا، حتی کہ ثقات سے وہ کچھ روایت کیا جاتا ہے جو اثبات کی احادیث کے مشابہ بھی نہیں، اس لیے جب کوئی ایسا شخص سنے جو فن حدیث رکھتا ہے تو وہ گواہی دیگا کہ یہ الٹ ہے، اس لیے اسے ترک کرنا مستحق ٹھرا " انتہی

دیکھیں: المجروحین (2 / 27).

اور شیخ عبد العزیز الراجحی حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" انبیاء کے بارہ میں ہمیں کوئی علم نہیں کہ قبر انہیں بھی دباتی ہے " انتہی

دیکھیں: شرح العقیدۃ الطحاویۃ (307) مکتبہ شاملہ کے حساب سے نمبر.

ظاہر یہ ہوا کہ قبر کا دبایا جانا شہداء اور صالحین اور اولیاء سب کو شامل ہے، لیکن صرف انبیاء کو شامل نہیں.

واللہ اعلم .